بسم اللہ الرحمٰن الرحیم و بہ نستعین......

اداریہ

دروس فقہِ سیرت شروع کرنے کی ضرورت............

ماہ ربیع الاول مبارک ایک بار پھر اپنی شان کے ساتھ جلوہ گر ہوا اور پورے ملک میں ذکر رسالت مآب ﷺ کی رونقیں اور درودوں کے نور بکھیرتا ہوا چلا گیا' شرق وغرب میں محافل سیرت و میلاد کا غلغلہ بلند ہوا' ہر لب پہ نبی ﷺ کے ترانے اور نعتوں کے بول سجے گلیاں اور بازار سج گئے اور ہر طرف سبز پرچموں کی بہار آ گئی......سیرت کانفرنسوں کا اہتمام بھی کیا گیا سرکاری سرپرستی میں ہونے والی سیرت کانفرنس میں اس بار بھی روایتی اہتمام نظر آیا...... یہ سب مظاہر تھے حضور ﷺ سے عقیدت و محبت کے مگر حقیقی مظہر ہمارا عمل ہے.........ہم کس قدر عامل سیرت واقع ہوئے ہیں اور اس بار کی یہ ساری محفلیں کتنے لوگوں میں مزید عمل کی گرمی وسعی بیدار کرنے میں کامیاب ہوئی ہیں......کتنے مقالات ومضامین اور کتنی تقاریر نے قلوب واذہان کو متاثر کرکے عمل کی راہ سجھائی ہے ......یہ ہے اصل کامیابی......ذلک ہوالفوز المبین ......

ماضی اور حال کے متعدد جلسوں' کانفرنسوں سیمناروں' ویبناروں اور محافل ومجالس میں شرکت کا ہمیں بھی اتفاق رہا......افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اکثر محافل ومجالس' سیمینار اور کانفرنسیں محض شو بز نظر آتی ہیں...... ہزاروں نہیں لاکھوں روپے کے صرفے سے ہونے والی کانفرنسوں کے شرکاء اور بسا اوقات منتظمین بھی اسی وقت ادھر ہی جن رویوں کا مظاہرہ کر رہے ہوتے ہیں ان سے ان مقالات' مضامین' تقاریر وبیانات کی اثر پذیری کا اندازہ لگانا چنداں دشوار نہیں ہوتا......رات کی محافل میں نماز فجر کے قضا ہونے اور دن کی محافل میں نمازوں کی وقت پر عدم ادائیگی معمول کی بات ہے......بعض ثناخوانِ مصطفیٰ اور مقررین بھگتان بھگتانے کے لئے بھی نعت اور تقاریر کی محافل میں شریک ہوتے اور ہدیوں اور نذرانوں میں کمی بیشی پر برہم دکھائی دیتے ہیں......سرکاری سرپرستی میں ہونے والی کانفرنسز میں غیبت' عناد' ریاکاری' نیچا دکھانے اور لوٹ مار کا عنصر بھی شامل رہتا ہے......ایک بار ایک سیرت کانفرنس کے شرکاء کو دیکھ کر یوں لگتا تھا کہ جیسے سائیں وزیرِ باتدبیر نے اپنے حلقے کے تمام ووٹرز کو ہوائی جہاز کے ٹکٹ دے کر اسلام آباد کی سیر کا موقع فراہم کیا ہے......ان تمام خرابیوں کے ذکر کا مقصد اپنا احتساب کرنا ہے......کہ ہم سیرت طیبہ کے حوالہ سے اپنے عمل کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ ہم کس سمت کو جا رہے ہیں اور ہمیں سمت کی درستگی کے لئے کیا کرنا چاہئے......اللہ رب العزت توفیق عطا فرمائے کہ ہم سیرت مطہرہ سے

سبق حاصل کرتے ہوئے اپنے کردار کو درست کرسکیں اور عملی زندگی میں سیرت طیبہ کو اپنا کر صالح معاشرہ کے صالح افراد بن سکیں......

سیرت طیبہ/اسوہ حسنہ سے مستفید ہونے اور خود پر اسے نافذ کرنے کے دو راستے بہت آسان ہیں ایک تو محافل میلاد و سیرت میں شرکت اور اہل علم کی مجالس میں حاضری' جو کہ عامی مسلمانوں کے لئے بطور خاص نفع بخش ہے' دوسرے کتب سیرت طیبہ کا مطالعہ جو معمولی پڑھے لکھے افراد سے لے کر "بہت پڑھے لکھے اشخاص" تک کو لازم ہے...... افسوس کہ مطالعہ کتب کی عادت تقریبا ختم ہی ہوتی جارہی ہے اور شہری علاقوں میں نوجوانوں کی اکثریت اب مطالعہ کتب کی بجائے اپنا وقت کھانے کمانے اور تفریح پر صرف کرنے میں خوش ہے تفریح گرچہ درونِ خانہ ہو یا بیرونِ خانہ...... اس تفریح مسلسل اور مطالعہ سے فرارِ متواتر کا نتیجہ یہ ہے کہ دین کی بنیادی سیرت طیبہ کی اساسی معلومات تک سے محروم ہیں...... اس کے لئے علماء کرام اور حضورﷺ سے محبت رکھنے والوں کو کچھ محنت کرنے کی ضرورت ہے...... اور یہ محنت دو طرح سے ممکن ہے ایک وہ جو ہر محبِ رسول کو کرنی چاہئے اور دوسری وہ جو علماء کرام کے کرنے کی ہے۔ ہر محب رسول و امتی رسول ﷺ کے کرنے کی محنت تو یہ ہے کہ اپنے بچوں کو خود اپنے گھر پر وقت مخصوص کر کے لے کر بیٹھیں اور ہر روز سیرت طیبہ کی کسی بھی کتاب کے چند اوراق ان کے سامنے پڑھیں...... ممکن ہو تو اس میں ان کے دوستوں کو بھی شریک کرلیں اور یہ نشست اگرچہ صرف پندرہ منٹ کی ہو لیکن روزانہ اور بلاناغہ ہو...... دوسری محنت جو علماء کرام ائمہ مساجد کے کرنے کی ہے وہ یہ کہ اپنی مسجد میں ہفتہ وار درسِ فقہِ سیرت شروع کریں...... جہاں لوگوں کو لفظ سیرت سے الرجی ہو وہاں نام محفلِ میلاد کرلیں اور جہاں لوگوں کو لفظ میلاد سے چڑ ہو وہاں حلقہ فہم سیرت نام رکھ لیں...... اور اس طرح بتدریج و باقاعدگی سے سیرت طیبہ کی کسی ایک کتاب کو اول تا آخر سبقا سبقا پڑھ کر سنا دیں...... انشاء اللہ تعلق بالسیرۃ کی برکت اور اس طرح کی گھر گھر محافل میلاد سے حضورﷺ کی ذات سے تعلق مضبوط ہوگا اور دنیا و آخرت کی بھلائیاں حاصل ہوں گی...... اور بچوں سے لے کر بڑوں تک کو اپنے نبی مکرمﷺ کی سیرت طیبہ سے آشنائی ہوگی...... اور اللہ نے چاہا تو یہ ذریعہ بنے گا اتباعِ رسولﷺ کا...... وواللہ ولی التوفیق..........

طور سینا چیست دانی بے خبر   طور سینا سینۂ خود را نگر

☆☆☆

ہمچو موسیٰ مست شو بر طور خویش   رب ارنی گو تجلی حق نگر